بِسمِ اللّٰہِ الرَّ حمٰنِ الرَّ حِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیُ عَلٰی رَسُوُلِہِ الکَرِیم وَعَلٰی عَبدِ ہِ الْمَسِیح المَوعود

دو(۲) فکرانگیز خواب

ایک خواب۔۶/مارچ۲۰۱۲ءبروزمنگل بوقت پانچ بجے۔خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا ہجوم پلیٹ فارم(جیسے کسی بڑے سٹیشن کا ہو)ہوتا ہے اور اِس پر مناظرہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔کثیر تعداد میں لوگ مناظرہ دیکھنے اور سننے کیلئے وہاں آئے ہوتے ہیں۔مناظرہ عبدالغفار صاحب اور ایک اور شخص کے(نامعلوم)درمیان میں ہوتا ہے۔اور درمیان میں ایک سوال پوچھنے والا ہوتا ہے۔جس نے دونوں فریقین سے سوال کرنے ہوتے ہیں۔پلیٹ فارم پر میرا چھوٹا بھائی مبارک بھی موجود ہوتا ہے۔اور مجھے دیکھ کر لوگ مذاق کے رنگ میں کہتے ہیں کہ یہ بھی غفار صاحب کا ماننے والا ہے۔مجھے حفاظتی انتظام کی فکر ہوتی ہے کہ کہیں کوئی لڑائی وغیرہ نہ ہو جائے اور لوگوں کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔
اس دوران مناظرہ شروع ہوجاتا ہے اور میرے دل میں کہیں غیب سے یہ بات ڈالی جاتی ہے کہ کچھ دور ایک اور سٹیشن ہے جو تھوڑا آگے ہے اس پر بھی عبدالغفار صاحب سے مناظرہ ہورہا ہے۔اور مجھے وہاں ابھی جانا چاہیے۔چنانچہ میں بھاگتا ہوا وہاں دوسرے پلیٹ فارم پر پہنچتا ہوں تو وہاں بھی پہلے سٹیشن کی طرح مناظرہ شروع ہوجاتا ہے ہو بہو پہلے سٹیشن کی طرح اور وہاں بھی میں اپنا بھائی مبارک دیکھتا ہوں۔(دونوں جگہ مبارک کا دیکھنا ا یک ہی وقت میں مناظروں کا بابرکت لگتا ہے)ایک ہی وقت میں عبدالغفار صاحب دونوں سٹیشنوں پر مناظرے کررہے ہیں۔اور دونوں کا ٹاپک(topic)ایک ہی ہوتا ہے اور وہ ہوتا ہے''مصلح موعودؑ'' دونوں جگہ یہ ٹاپک ہی چل رہا ہوتا ہے۔اتنے میں ایک خوبصورت ماحول میں دوسرے سٹیشن پر مناظرہ شروع ہوجاتا ہے اور پہلے کی طرح ایک غیر جانبدار آدمی سٹیج پر موجود ہوتا ہے جو عبدالغفار صاحب سے اور دوسرے شخص سے سوال کرتا جاتا ہے اور پھر دونوں جواب دیتے ہیں۔اور آواز لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ سے دور دور جارہی ہوتی ہے۔
پھر میرے دل میں خیال ڈالا جاتا ہے کہ مجھے پہلے سٹیشن پر جاکر دیکھنا چاہیے کہ وہاں کیا بنا ہے کیا ادھر بھی امن امان سے مناظرہ ہورہا ہے یا کیا نتیجہ نکلا ہے۔چنانچہ یہ ناچیز بڑی تیزی سے پہلے سٹیشن پر آتا ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ تمام لوگ مایوسی سے منہ لٹکائے ہوئے سٹیشن سے باہر آرہے ہوتے ہیں جن میں مبارک میرا بھائی بھی ہوتا ہے۔اور میں اُس سے پوچھتا ہوں کہ کیا بنا کوئی مجھے جواب نہیں دیتا اور تھوڑی دیر میں پتہ چلتا ہے کہ عبدالغفار صاحب یہ مناظرہ جیت گئے ہیں اور لوگوں میں اکثریت اپنی اُمیدوں کے خلاف عبدالغفار صاحب کی جیت دیکھ کر مایوس ہیں۔خاکسار بڑی خوشی سے سب لوگوں کو یہ کہتا ہے کہ کیا اب بھی آپ کو خدا کے نمائندہ کی صداقت کی گواہی نہیں ملی۔مگر سب لوگ خاموش رہتے ہیں۔اور مایوسی کی حالت میں جارہے ہوتے ہیں۔اور میری آنکھ کھل جاتی ہے۔آنکھ کھلنے کے فوراً دل میں ڈالا جاتا ہے کہ دیکھو عبدالغفار صاحب کے ماننے والوں کے نام اکثر ''م'' سے شروع ہوتے ہیں۔ خاکسار سیّد مولود احمد بقلم خود

ایک خواب۔تقریباً چار دن ہو گئے ہیں کہ خواب کی حالت میں دیکھتا ہوں کہ میرے ننہال کے گاؤں کا ایک آدمی جس کا نام مشتاق ہے اور اب فوت ہوگیا ہوا ہے۔یہ شخص کاہلوں خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔خواب میں مجھے دیکھ کر کہتا ہے کہ سیّد صاحب آپ کو یہ داڑھی بہت اچھی لگی ہے۔(پچھلے تیس برس سے خاکسار اس مشتاق کو نہیں ملا اور نہ دیکھا ہے)بار بار داڑھی کی طرف دیکھ کر تعریف کرتا ہے۔اور پھر اچانک کہتا ہے کہ چلو مرزا طاہر احمد صاحب کو ملنے چلیں۔میں حیرانگی میں کہتا ہوں کہ وہ یہاں کہاں ہیں۔وہ تو فوت ہو گئے ہیں۔مشتاق صاحب کہتے ہیں کہ اُنہیں ذرا دور جاکر ملنا پڑتا ہے۔چنانچہ ہم ایک عجیب سی گاڑی میں بیٹھ کر ایک دور جنگل میں چلے جاتے ہیں وہاں ایک بہت چھوٹا سا مکان ہے چنانچہ ہم دونوں اندر جاتے ہیں اندر ایک کھانے کی میز لگی ہوتی ہے۔اور وہاں مرزا طاہر احمد صاحب بیٹھے کچھ پی رہے ہوتے ہیں۔وہاں ایک اور آدمی ہوتا ہے جو اُنہیں اُنکا گلاس یا کپ بھر بھر دیتا ہے۔مشتاق صاحب اُنہیں کہتے ہیں کہ آپ کو بتایا بھی گیا تھا اور ہر چیز کھول کر بتائی گئی تھی مگر آپ نے ایک نہ سنی۔اب تو آپ کو علم ہوگیا ہے۔کاش آپ سن لیتے۔اس پر مرزا طاہر احمد صاحب خاموش اور سر جھکائے پریشان اور مایوس بیٹھے بیٹھے سر جھکائے کپ یا گلاس سے مشروب یا چائے پیتے جاتے ہیں۔میں خاموشی سے ایک طرف کھڑا رہتا ہوں اور کچھ نہیں کہتا۔پھر مرزا طاہر احمد صاحب اپنی جگہ سے اُٹھتے ہیں اور چلتے پھرتے مشروب پیتے جاتے ہیں۔اور پھر مشتاق صاحب بار بار یہی کہتے جاتے ہیں کہ کاش آپ اُس وقت سن لیتے اور مان جاتے تو آج یہ حالت نہ ہوتی۔اور پھر اتنے میں آنکھ کھل جاتی ہے۔

خاکسار

سیّد مولود احمد

۲۶/فروری۲۰۱۲ء

☆☆☆☆☆☆☆

ایک خواب :

۶ مارچ سنہ ۲۰۱۲ء بروز سوموار بوقت صبح پانچ بجے خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا پلیٹ فارم (جیسے بڑے ریلوے سٹیشن کا ہو) ہوتا ہے اور اس پر مناظرہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ کثیر تعداد میں لوگ مناظرہ دیکھنے اور سننے کے لئے وہاں آئے ہوئے ہیں۔ مناظرہ عبدالغفار صاحب اور ایک اور شخص کے (نامعلوم) درمیان ہوتا ہے اور درمیان میں ایک سوال پوچھنے والا ہوتا ہے جس نے دونوں فریقین سے سوال کرنے ہوتے ہیں۔ پلیٹ فارم پر میرا چھوٹا بھائی مبارک بھی موجود ہوتا ہے۔ اور مجھے دیکھ کر لوگ مزاق کے رنگ میں کہتے ہیں کہ یہ بھی غفار صاحب کا ماننے والا ہے مجھے حفاظتی انتظام کی فکر ہوتی ہے کہ کہیں کوئی لڑائی وغیرہ شروع ہو جائے اور لوگوں کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

اس دوران مناظرہ شروع ہو جاتا ہے اور میرے دل میں کہیں غیب سے یہ بات ڈالی جاتی ہے کہ کچھ دور ایک اور سٹیشن ہے جو تھوڑا آگے ہے اس پر بھی عبدالغفار صاحب سے مناظرہ ہو رہا ہے۔ اور مجھے وہاں ابھی جانا چاہئے۔ چنانچہ میں بھاگتا ہوا دہاں دوسرے پلیٹ فارم پر پہنچتا ہوں تو وہاں بھی پہلے سٹیشن کی طرح مناظرہ شروع ہو جاتا ہے ہو بہو پہلے سٹیشن کی طرح اور وہاں بھی میں اپنا بھائی مبارک دیکھتا ہوں۔ (دونوں جگہ مبارک کا دیکھنا ایک ہی وقت میں مناظروں کا بابرکت ہونا لگتا ہے) ایک ہی وقت میں عبدالغفار صاحب دونوں سٹیشنوں پر مناظرے کر رہے ہیں۔ اور دونوں کا ٹاپک ایک ہی ہوتا ہے اور وہ ہوتا ہے "مصلح الموعود" دونوں جگہ پر ٹھیک ہی چل رہا ہوتا ہے۔

اتنے میں ایک خوبصورت ماحول میں دوسرے سیشن پر مناظرہ شروع ہو جاتا ہے اور پہلے کی طرح ایک غیر جانبدار آدمی سٹیج پر موجود ہوتا ہے جو عبدالغفار صاحب سے اور دوسرے شخص سے سوال کرتا جاتا ہے اور وہ دونوں جواب دیتے ہیں۔ اور آواز لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ سے دور دور جارہی ہوتی ہے۔

پھر میرے دل میں خیال ڈالا جاتا ہے کہ مجھے پہلے سیشن پر جاکر دیکھنا چاہئے کہ وہاں کیا بنا ہے کیا ادھر بھی امن امان سے مناظرہ ہو رہا ہے یا کوئی نتیجہ نکلا ہے۔ چنانچہ میں نہایت تیزی سے پہلے سیشن پر آتا ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ تمام لوگ مایوسی سے منہ لٹکائے ہوئے سیشن سے باہر آرہے ہوتے ہیں جن میں مبارک میرا بھائی بھی ہوتا ہے۔ اور میں اس سے پوچھتا ہوں کہ کیا بنا تو وہ مجھے جواب نہیں دیتا اور تھوڑی دیر میں پتہ چلتا ہے کہ عبدالغفار صاحب یہ مناظرہ جیت گئے ہیں اور لوگوں میں اکثریت اپنی ~~توقعات کے~~ امیدوں کے خلاف عبدالغفار صاحب کی جیت دیکھ کر مایوس ہیں۔ خاکسار بڑی خوشی سے سب لوگوں کو یہ کہتا ہے کہ کیا اب بھی آپ کو خدا کے نمائندہ کی صداقت کی گواہی نہیں ملی۔ مگر سب لوگ خاموش رہتے ہیں۔ اور مایوسی کی حالت میں جا رہے ہوتے ہیں۔ اور میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

آنکھ کھلنے کے فوراً بعد دل میں ڈالا جاتا ہے کہ دیکھو عبدالغفار صاحب کے ماننے والوں کے نام "اللہ" سے شروع ہوتے ہیں۔ خاکسار سید مولود احمد بقلم خود

ایک خواب

تو گویا چار دن ہو گئے ہیں کہ خواب کی حالت میں دیکھتا ہوں کہ میرے ننہال کے گاؤں کا ایک آدمی جس کا نام مشتاق ہے اور اب فوت ہو گیا ہوا ہے۔ یہ شخص کاہلوں خاندان سے تعلق رکھتا ~~ہے~~ تھا۔

خواب میں مجھے دیکھ کر کہتا ہے کہ سید صاحب آپکو یہ داڑھی بہت اچھی لگی ہے۔ (پچھلے تیس برس سے خاکسار اس مشتاق صاحب کو نہیں ملا اور نہ دیکھا ہے) بار بار داڑھی کی طرف دیکھ کر تعریف کرتا ہے۔ اور پھر اچانک کہتا ہے کہ چلو مرزا طاہر احمد صاحب کو ملنے چلیں۔ میں حیرانگی میں کہتا ہوں کہ وہ یہاں کہاں ہیں۔ وہ تو فوت ہو گئے ہیں۔ مشتاق صاحب کہتے ہیں کہ انہیں ذرا دور جانا جاکر ملنا پڑتا ہے۔ چنانچہ ہم ایک عجیب سی گاڑی میں بیٹھ کر ایک دور جنگل میں چلے جاتے ہیں وہاں ایک بہت چھوٹا سا مکان ہوتا ہے چنانچہ ہم دونوں اندر جاتے ہیں تو اندر ایک کھانے کی میز لگی ہوئی ہے اور وہاں مرزا طاہر صاحب بیٹھے کچھ پی رہے ہوتے ہیں۔ وہاں ایک اور آدمی ہوتا ہے جو انہیں اُنکا گلاس پاک پکڑ کر دیتا ہے۔

مشتاق صاحب انہیں کہتے ہیں کہ آپ کو بتایا بھی گیا تھا اور ہر چیز کھول کر بتائی گئی تھی مگر آپ نے ایک نہ سنی۔ اب تو آپ کو علم ہو گیا ہے کاش آپ مان لیتے۔ اس پر مرزا طاہر احمد صاحب خاموش اور سر جھکائے

پریشان اور مایوس بیٹھے بیٹھے سر جھکائے کپ یا گلاس سے
مشروب یا چائے پیتے جاتے ہیں۔ میں خاموشی سے ایک طرف
کھڑا رہتا ہوں اور کچھ نہیں کہتا۔ پھر مرزا طاہر احمد صاحب اپنی
جگہ سے اٹھتے ہیں اور چلتے ہوئے مشروب پیتے جاتے ہیں۔ اور پھر
مشتاق صاحب بار بار یہی کہتے جاتے ہیں کہ کاش آپ اُس وقت میں
ہوتے اور مان جاتے تو یہ حالت نہ ہوتی۔ اور پھر اتنے
میں آنکھ کھل جاتی ہے

خاکسار
سید مودود احمد ۲۶ فروری ۲۰۱۲ء